

اسی طرح

مالیاتی اور تجارتی اور سرمایہ کاری کی پالیسیوں کو فروغ دینا جن کا مقصد جامع، پائیدار اور لچکدار اقتصادی ترقی کے ساتھ ساتھ مکمل، پیداواری اور آزادانہ طور پر منتخب کردہ روزگار اور مہذب کام کو حاصل کرنا ہوگا، عالمی ادارہ محنت کے صد سالہ اعلامیہ کے ذریعہ تیار کی گئیں انسانی بنیادوں پر ہونے والی کلاس معاشیات کے ممکنہ فائدوں کو سمجھنے کی کوششوں کے ساتھ ساتھ۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ COVID-19 بحالی کے منصوبوں کے حصے کے طور پر، حکومتوں کو ان نو لیبرل اقتصادی نظریات کی طرف واپس نہیں جانا چاہیے جو 1980 کی دہائی سے اقتصادی پالیسی پر حاوی ہیں۔ حکومت کو اس کے بجائے عدم مساوات کو کم کرنے، آب و ہوا کے بحران سے نمٹنے کے لیے ترقی پسند مالیاتی، اور صنعتی پالیسیاں وضع کرنی چاہئیں، اور نوکری سے بھرپور، جامع، پائیدار، اور COVID-19 سے لچکدار بحالی حاصل کرنا چاہیے۔ حکومتیں عالمی مالیاتی اصولوں کو حل کرنے پر بھی اتفاق کرتی ہیں جو بڑھتے قرضوں کا سامنا کرنے والے ممالک پر منفی اثرات مرتب کرتے ہیں۔

مالیاتی اور مانیٹری پالیسی کی جگہ یا غیر پائیدار بیرونی قرضوں کی ذمہ داریوں میں بحران سے متعلق کمی کا سامنا کرنے والے ترقی پذیر ممالک کے لیے تعاون کے ذریعے عالمی یکجہتی کو فروغ دینا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مالیاتی پالیسی کیا ہے؟

مالیاتی پالیسی سے مراد ان پالیسیوں کا مجموعہ ہے جو ممالک معیشت کے اندر پیسے، کریڈٹ اور شرح سود کی فراہمی کو متاثر کرنے کے لیے اپناتے ہیں۔ زیادہ تر ممالک میں مالیاتی پالیسی کا تعین مرکزی بینک حکومت کے ذریعے یا قانون سازی کے ذریعے طے کردہ وسیع مقاصد کے تحت کرنا ہے۔ مالیاتی پالیسی کے مقاصد اکثر قیمتوں اور معاشی استحکام پر مرکوز ہوتے ہیں، پھر بھی بہت سے بینکوں کو ملازمت میں اضافے اور دیگر مقاصد پر غور کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

مرکزی بینک پالیسی ٹولز کی ایک رینج کا استعمال کرتے ہوئے معیشت میں رقم کی مقدار کو متاثر کرنے کے قابل ہوتے ہیں، وہ (i) خوردہ/تجارتی بینکوں سے قرض لینے کے لیے بنیادی شرح سود کو تبدیل کر سکتے ہیں۔ (ii) ریزرو فنڈز کی رقم کو تبدیل کر سکتے ہیں جو بینکوں کو مرکزی بینکوں کے پاس رکھنا ضروری ہے۔ (iii) بانڈز جیسے اثاثوں کی خرید و فروخت کر سکتے ہیں (vi) بین الاقوامی مارکیٹ میں ملکی یا غیر ملکی کرنسیوں کو خرید سکتے ہیں تاکہ اس کی قدر کو متاثر کیا جا سکے۔

کارروائیاں (i) اور (ii) خوردہ بینکوں کی قرض دینے یا کریڈٹ بنانے کی صلاحیت پر اثرات۔ جب بنیادی شرح یا ریزرو کی ضروریات کو کم کیا جاتا ہے، تو خوردہ بینکوں کے پاس قرض دینے کے لیے زیادہ رقم ہو سکتی ہے۔

1980 کی دہائی اور نو لیبرل ازم کے پھیلاؤ کے بعد سے، مرکزی بینک خاص طور پر افراط زر کی شرح میں مصروف رہے ہیں اور انہوں نے بنیادی طور پر ”انفلیشنری ٹارگٹنگ“ یا افراط زر کو پہلے سے طے شدہ سطح یا حد میں کم رکھنے کے ارد گرد مالیاتی پالیسی وضع کی ہے۔

یونینوں کو مالیاتی پالیسی کا خیال کیوں رکھنا چاہئے۔

مانیٹری پالیسی کو یونین کی مہموں میں شاذ و نادر ہی شامل کیا جاتا ہے۔ لیکن یہ ہونا چاہئے۔ مانیٹری پالیسی غیر جانبدار نہیں ہوتی، اس کے بڑے تقسیمی اثرات ہوتے ہیں۔

جب مرکزی بینک جان بوجھ کر معیشت سے پیسہ نکالتے ہیں، تو قرض لینے کی لاگت (سود کی شرح) بڑھ جاتی ہے۔ اس طرح، اس طرح کے اقدامات سے کاروباری سرگرمیاں محدود ہو جاتی ہیں، مزدوری کی طلب کم ہو جاتی ہے، ملازمتوں کی تعداد، کم اجرت اور سودے بازی کی طاقت کم ہو جاتی ہے۔

امیر لوگ عام طور پر قرض دہندہ یا سرمایہ کار ہوتے ہیں۔ ان کے پاس بینک کے بڑے ذخائر بھی ہیں۔ کارکن عام طور پر قرض لینے والے یا خالص مقروض ہوتے ہیں۔ لہذا، اعلیٰ شرح سود سے امیر سرمایہ کاروں کو فائدہ ہوتا ہے، لیکن جن لوگوں نے قرض لیا ہے ان کے اخراجات اس سے بھی زیادہ ہوں گے۔

اکثر یہ دلیل دی جاتی ہے کہ زیادہ اجرت مہنگائی کا باعث بنتی ہے۔ جب حکومتیں مہنگائی کی کم شرح کا شکار ہوتی ہیں، تو وہ مزدوروں کی سودے بازی کی طاقت کو کم کرنے کے لیے کام کرتی ہیں۔ وہ یہ کام پبلک سیکٹر کی اجرتوں کو محدود کر کے، بے روزگاری میں اضافہ کر کے، اور اتحاد سازی اور اجتماعی سودے بازی کو مزید مشکل بنا کر کرتے ہیں۔ لیکن وہ کبھی بھی کمپنیوں کے اعلیٰ عہدے داران کی تنخواہ اور معاوضے کے پیکیجز کو محدود نہیں کرتے۔

یہ اس حقیقت کے باوجود ہے کہ حالیہ دہائیوں میں کارکن اور مزدور کی حقیقی تنخواہ میں مسلسل کمی واقع ہوئی ہے یا جمود کا شکار ہے جبکہ کمپنیوں کے اعلیٰ عہدے داران کی تنخواہوں کے پیکیجز میں مسلسل اضافہ ہوتا رہا ہے۔ امریکہ میں، 1979 اور وبائی مرض کے درمیان، کمپنیوں کے اعلیٰ عہدے داران کے معاوضے میں % 940 اضافہ ہوا؛ کارکنوں کے معاوضے میں صرف 12 فیصد³ اضافہ ہوا۔ کمپنیوں کے اعلیٰ عہدے داران اور امریکی کارکنوں کے درمیان اجرت کا فرق 2021⁴ میں 670 سے 1 تک بڑھ گیا

مہنگائی کے لیے کارکنوں کو مورد الزام ٹھہرانا اس حقیقت کو نظر انداز کرنا ہے کہ جب اجارہ داری کی طاقت رکھنے والی بڑی کمپنیاں اپنے منافع⁶ کے مارجن⁵ میں اضافہ کرتی ہیں تو قیمتیں بھی بڑھ سکتی ہیں۔ موجودہ مہنگائی کے اضافے نے یاد رکھا جانے والا کارپوریٹ منافع پیدا کیا ہے، جب کہ مزدور مہنگائی کے بحران کا شکار ہیں۔

مہنگائی جو زیادہ اجرتوں سے چلتی ہے وہ بری نہیں ہے اگر اس سے کارکنوں کو زیادہ قوت خرید ملتی ہے اور گھریلو قرضوں میں کمی آتی ہے، اس طرح مزید کاروبار پیدا ہوتا ہے۔ لیکن زیادہ تر ممالک میں اجرت مہنگائی کے ساتھ برقرار نہیں رہی اور ساڈ و نادر ہی اس کی وجہ بنتی ہے۔ اس طرح کم اجرت-زیادہ قرض-کمزور ترقی پذیر معیشتوں کا ایک شیطانی دائرہ ہے۔



³ مشیل، ایل اینڈ وولف جے 2019، سی ای او کے معاوضے میں 1978 سے 940 فیصد اضافہ ہوا ہے، جو کہ اکنامک پالیسی انسٹی ٹیوٹ، 9 جون 2022 کو دیکھا گیا
<<https://www.epi.org/publication/ceo-compensation-2018/>>

⁴ رش ڈی 2022، 'سی ای او اور امریکی کارکنوں کے درمیان اجرت کا فرق گزشتہ سال 670 سے 1 تک پہنچ گیا، مطالعہ سے پتہ چلتا ہے'، جو کہ دی گارڈین، 7 جون، 9 جون 2022 کو دیکھا گیا

<<https://www.theguardian.com/us-news/2022/jun/07/us-wage-gap-ceos-workers-institute-for-policy-studies-report>>
⁵ Bivens J 2022،

کارپوریٹ منافع نے افراط زر میں غیر متناسب تعاون کیا ہے۔ پالیسی سازوں کو کیا جواب دینا چاہیے؟، اکنامک پالیسی انسٹی ٹیوٹ، 9 جون 2022 کو دیکھا گیا
<<https://www.epi.org/blog/corporate-profits-have-contributed-disproportionately-to-inflation-how-should-policymakers-respond/>>

⁶ مارٹن ایم (ریورٹر) 2022، 'اکنومسٹ نے مہنگائی میں اضافے کے باوجود ریکارڈ کارپوریٹ منافع کی وضاحت کی'، NPR، 13 فروری، پوڈ کاسٹ، 9 جون 2022 کو دیکھا گیا
<<https://www.npr.org/2022/02/13/1080494838/economist-explains-record-corporate-profits-despite-rising-inflation>>

نو لیبرل مالیاتی پالیسی کو کیسے پہچانا جائے۔

نو لیبرل مالیاتی پالیسی اب اتنی عام ہے کہ اس پر شاذ و نادر ہی سوال کیا جاتا ہے۔

نو لیبرل پالیسی بنیادی طور پر کسی ملک کی افراط زر کی شرح کو ایک مخصوص کم رینج کے اندر رکھنے پر مرکوز ہے — ایک پالیسی جسے افراط زر کا ہدف بنانا کہا جاتا ہے۔ اس کم رینج کے ہدف کو عام طور پر امیر ممالک کے لیے 2% سے کم اور درمیانی آمدنی والے ممالک کے لیے 5% سے کم سمجھا جاتا ہے۔

افراط زر کی ہدفی مالیاتی پالیسی مہنگائی کو ملک کی معیشت کے لیے سب سے بڑا خطرہ سمجھتی ہے جب کہ فوری مسائل جیسے کہ ملازمتوں، آب و ہوا، غربت، عدم مساوات، یا پائیدار ترقی کو نظر انداز کرتی ہے۔ جب مرکزی بینک مہنگائی کو کم کرنا چاہتے ہیں، وہ عام طور پر بنیادی یا پالیسی شرح سود میں اضافہ کر کے،⁷ بانڈز بیچ کر اور سرکاری اخراجات کو محدود کرنے کے لیے سرکاری بانڈز نہ خرید کر، یا ریزرو ریگولیشنز بڑھا کر معیشت سے پیسہ نکالتے ہیں۔ سب سے عام طریقہ سود کی شرح میں اضافہ کرنا ہے۔

یہ نو لیبرل اپروچ اس بات پر اصرار کرتا ہے کہ حکومتی قرض معاشی نمو کے لیے برا ہے اور اس سے افراط زر کا باعث بنے گا، چاہے قرض کا ذریعہ کیوں نہ ہو اور قرض کا استعمال کیا ہو۔ بین الاقوامی مالیاتی فنڈ امیر ممالک کے لیے قرض سے جی ڈی پی کا تناسب 60 فیصد اور کم اور درمیانی آمدنی والے ممالک کے لیے 40 فیصد رکھنے کو فروغ دیتا ہے۔ مروجہ نو لیبرل مالیاتی پالیسی کسی بھی قرض سے جی ڈی پی کے تناسب کو ترقی کے لیے نقصان دہ سمجھتی ہے۔ نو لیبرل مالیاتی پالیسی عام طور پر نو لیبرل مالیاتی پالیسیوں کے ساتھ آتی ہے جس میں حکومتوں کے بجٹ خسارے کو کم کرنا، عوامی خدمات پر اخراجات میں کمی، اور ٹیکسوں میں کمی شامل ہے۔

نو لیبرل مالیاتی پالیسی کے حامیوں کا اصرار ہے کہ مالیاتی اتھارٹی کو حکومتی انتظامی سے مکمل طور پر آزاد، یا سیاسی مداخلت سے پاک ہونا چاہیے۔ وہ بینکوں کو آزاد اور سیاسی طور پر غیر جانبدار کے طور پر پیش کرتے ہیں۔

تاہم تاریخی طور پر، چند مستثنیات کے ساتھ، زیادہ تر مرکزی بینک کے گورننگ بورڈ کاروباری برادریوں اور اشرافیہ سے بنائے گئے ہیں، جو عام طور پر سرمائے اور بینکاروں کے مفادات کو فروغ دیتے ہیں، اور نو لیبرل آرٹھوڈوکس پر قائم رہتے ہیں۔ مرکزی بینک کے بورڈز میں یونینوں، حقوق نسواں کے حامیوں، مقامی لوگوں یا کم آمدنی والے طبقوں کی شاذ و نادر ہی شرکت ہوئی ہے، جو کسی ملک کی مالیاتی پالیسی میں اہم شراکت پیش کر سکتے ہیں۔

نو لیبرل مالیاتی پالیسی کے مسائل

ایسا کوئی ثبوت یا تحقیق نہیں ہے جس سے یہ ظاہر ہو کہ کم رینج کی افراط زر اچھی ہے یا⁸ معاشی ترقی میں معاون ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ 2% کا ہدف⁹ 1980 کی دہائی میں نیوزی لینڈ کے وزیر خزانہ کے بے ترتیب انتخاب کے نتیجے میں ابھرا اور مقبول ہوا ہے۔ دیگر تحقیق، بشمول خود IMF کی طرف سے کی گئی تحقیق سے پتہ چلا ہے کہ افراط زر زیادہ ہونے کے باوجود بھی ممالک مثبت اقتصادی ترقی کا تجربہ کر سکتے ہیں۔ تاہم، اس نے IMF کی حوصلہ افزائی کے ساتھ، مرکزی ہدف کے طور پر کم افراط زر کی شرح کو برقرار رکھنے کا جنون ختم نہیں کیا۔

یہ ثابت کرنے کے لیے کوئی ٹھوس ثبوت نہیں ہے کہ حکومت کا قرض لینا یا مرکزی بینکوں سے مالیات وصول کرنا مہنگائی کی بلند سطح کا¹⁰ سبب بنتا ہے۔ ایسا کوئی ثبوت بھی نہیں ہے جو یہ ظاہر کرتا ہو کہ قرض سے جی ڈی پی کا کوئی خاص تناسب ہے جو کسی ملک کی اقتصادی ترقی کی ضمانت دے سکتا ہے یا نقصان پہنچا سکتا ہے۔ درحقیقت، بہت سے ممالک کے لیے، خسارے یا مرکزی بینکوں سے قرضے لینے یا فنانسنگ کی اعلیٰ سطح ملک کی مالیاتی پالیسی میں مدد کر سکتی ہے۔

⁷ وہ شرح جس پر خوردہ بینک اپنے نقد ذخائر کو برقرار رکھنے کے لیے مرکزی بینکوں سے راتوں رات قرض لیتے ہیں۔

⁸ Chowdhury, A 2022, pp. 32-34

⁹ Chowdhury, A, Sundaram, J K 2022, 'Inflation Targeting Voodoo', IPS News, 1 March, viewed 7 June,

<<https://www.ipsnews.net/2022/03/inflation-targeting-vooodoo/>>

ارون، این، 2014، 'کیویز اور کرنسیز: کس طرح 2% افراط زر کا ہدف عالمی اقتصادی انجیل بن گیا'، نیویارک ٹائمز، 19 دسمبر، 7 جون 2022

<<https://www.nytimes.com/2014/12/21/upshot/of-kiwis-and-currencies-how-a-2-inflation-target-became-global-economic-gospel.html>>

¹⁰ چودھری، A 2022، pp. 31-32

حقیقت میں، افراط زر اکثر بیرونی عوامل جیسے جنگ، وبائی امراض، موسمیاتی بحران، یا اجناس کی قلت کی وجہ سے ہوتا ہے۔ یہ اب ہو رہا ہے، وبائی امراض، یوکرین میں جنگ، اور موسمیاتی واقعات کی ایک حد کے نتیجے میں سپلائی کی کمی کے ساتھ سود کی بلند شرح ان عوامل کو نہیں روکے گی، صرف زندگی کے مسائل کی مزید قیمت پیدا کرے گی۔ سود کی شرح زیادہ ہونے پر امیر خرچ کرنا بند نہیں کرتے، صرف مزدور اور خاندان محدود بجٹ والے ہی کرتے ہیں۔

تحقیق سے پتا چلا ہے کہ افراط زر کو ہدف بنانے والی مالیاتی پالیسی کا فریم ورک اجراءات کے حصہ میں کمی کا باعث بنتا ہے۔ لہذا، نو لیبرل مالیاتی پالیسی — افراط زر کی سطح کو کم رکھنے اور روزگار، اجرت، غربت یا عدم مساوات کو نظر انداز کرنے کے اس کا واحد مقصد — پیداوار اور روزگار پر افراط زر کے کسی بھی اضافے کے لیے ایڈجسٹمنٹ کے بوجھ کو تبدیل کر دیتا ہے (یعنی، کارکنوں کی ملازمتیں اور مزدوروں کی اجرت)۔

ملازمت سے بھرپور مساوی بحالی کے لیے ترقی پسند مالیاتی پالیسی کے متبادل اور مثالیں

موجودہ نو لیبرل مالیاتی پالیسی کے متبادل ضروری اور ممکن دونوں ہیں، اور یہ معاون میکر و اکنامک پالیسیوں کے لیے ILO کی قرارداد کے مطابق ہوں گے جو ”بہتر طور پر آگے بڑھیں“ اور ایک وسیع بنیاد، روزگار سے بھرپور بحالی کا باعث بنیں۔

ہم جانتے ہیں کہ متبادل ممکن ہیں کیونکہ ممالک نے ماضی میں ترقی پسند پالیسیاں اپنائی ہیں۔ درحقیقت، جیسا کہ IT کی ایجاد صرف 1990 کی دہائی کے اوائل میں ہوئی تھی، امیر ممالک کو مالیاتی پالیسیوں کا فائدہ حاصل ہوا جو صنعتی ہونے اور اپنی موجودہ دولت اور ترقی کی سطح کو حاصل کرنے پر ملازمتوں کو بڑھانے پر مرکوز تھیں۔

اور پھر بھی آئی ایم ایف جیسے ادارے، آج کم آمدنی والے ممالک ان ہی مالیاتی پالیسیوں سے انکار کرتے ہیں۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ حال ہی میں ایسا لگتا ہے کہ آئی ایم ایف نے افراط زر کے ذرائع سے قطع نظر تین دہائیوں سے زائد مہنگائی کو ہدف بنانے کی وکالت کرنے کے بعد اپنی پوزیشن تبدیل کی ہے۔ آئی ایم ایف نے ایک حالیہ ¹³ بلاگ میں کہا ہے کہ ممالک کو خوراک اور توانائی کی بڑھتی ہوئی قیمتوں پر قابو پانے کی کوششیں بند کرنی چاہئیں لیکن ان کا مقصد ”سب سے زیادہ کمزور لوگوں کی حفاظت“ کرنا چاہیے اور اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ غریب ترین لوگوں کو سماجی تحفظ کے اقدامات سے مدد ملے۔

اس نے یہ بھی کہا، قیمتوں کو کم رکھنے کی کوششیں قومی بجٹ کے لیے مہنگی ہیں اور ”توانائی پر زیادہ قیمتوں کو توانائی کے زیادہ موثر استعمال اور قابل تجدید ذرائع میں سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے، جبکہ خوراک کی بلند قیمتوں کو زیادہ زرعی پیداوار کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے۔“ قوموں کو توانائی کی فرموں کے اضافی منافع پر مستقل طور پر ٹیکس لگانا چاہیے۔



¹¹ Chowdhury, A 2022, pp. 26-30

¹² Rochon, L-P & Rossi, S 2006, افراط زر کا ہدف، اقتصادی کارکردگی، اور آمدنی کی تقسیم: ایک مائیکرو میکر و اکنامکس تجزیہ، Journal of Post Keynesian Economics, vol. 28, نمبر 4 (موسم گرما)، صفحہ 615-638

¹³ Amaglobeli et. al 2022،

اعلیٰ خوراک کارڈمئل، توانائی کی قیمتوں کو سب سے زیادہ کمزوروں پر فوکس کرنا چاہیے، IMF Blog، 7 جون، 2022۔
2022 < <https://blogs.imf.org/2022/06/07/response-to-high-food-energy-prices-should-focus-on-most-vulnerable> >

ترقی کے مقاصد کو مالیاتی پالیسی کے بنیادی مقصد کے طور پر قائم کریں۔

مالیاتی پالیسیوں کو پائیدار ترقی کے مقاصد کی ایک حد کی حمایت کے لیے ڈیزائن کیا جانا چاہیے، بشمول مکمل روزگار، بہتر کام، کم عدم مساوات، اور موسمیاتی کارروائی۔

تاریخی طور پر، مرکزی بینکوں کا بنیادی طور پر ترقیاتی کردار تھا اور وہ عوامی سرمایہ کاری کے لیے مالی اعانت فراہم کرتے تھے۔ دنیا کے دو قدیم ترین مرکزی بینکوں - بینک آف انگلینڈ اور سویڈن کے ریکس بینک کو افراط زر کے ہدف کے علاوہ دیگر ترقیاتی ترجیحات کو بھرپور طریقے سے فروغ دینے سے منع کیا گیا ہے اور ترقی کی مالی اعانت میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

مثال کے طور پر، ریکس بینک نے فعال طور پر سبھی کے لیے مکانات کو فروغ دیا ہے،¹⁴ جبکہ بینک آف انگلینڈ نے خصوصی ترقیاتی اداروں جیسے کہ صنعتی اور تجارتی مالیاتی کارپوریشن، فنانس کارپوریشن برائے صنعت، اور بینکرز کی صنعتی ترقی کمپنی کو فروغ دیا ہے۔ بنگلہ دیش بینک ایک ترقیاتی مرکزی بینک کے طور پر بھی قیمتوں میں استحکام اور جامع ترقی کا دوہرا مینڈیٹ رکھتا ہے۔ جامع ترقی میں اس کا تعاون مالی شمولیت جیسے زرعی شعبے کی کریڈٹ پالیسی، حصص کاشت کرنے والوں کے لیے کریڈٹ پروگرام اور چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں کے لیے مالیات تک رسائی جیسے پروگراموں کے ذریعے فراہم کیا جاتا ہے۔

بنگلہ دیش بینک نے بھی تجارتی بینکوں اور مالیاتی اداروں کو قابل تجدید توانائی اور توانائی کی بچت والی ٹیکنالوجیز جیسے شعبوں میں قرضوں کی توسیع کی ترغیب دینے کے لیے خصوصی ری فنانس لائنز متعارف کروا کر ماحول دوست منصوبوں کو فروغ دیا، اس لیے کسی ملک کی مالیاتی اتھارٹی حکومت کے ترقیاتی اہداف اور ترجیحات کی حمایت کے لیے مالیاتی پالیسی وضع کرنے میں کردار ادا کر سکتی ہے۔

مالیاتی پالیسی کے بنیادی مقصد کے طور پر افراط زر کی ہدف بندی (IT) پر توجہ مرکوز کرنا چھوڑ دیں۔

زری حکام کو مہنگائی کے حوالے سے زیادہ لچکدار رویہ اپنانا چاہیے اور افراط زر کی شرح میں ہر طرح کے اضافے کے پیش نظر کرنسی کی فراہمی کو سخت کرنے سے گریز کرنا چاہیے۔ آئی ٹی سے دور ہو کر، حکومتیں زیادہ لچکدار مالیاتی پالیسیاں اپنا سکتی ہیں، جہاں حکومت معاشی سست روی سے بچنے کے لیے خرچ کر سکتی ہے، اور اس لیے اپنے لوگوں کی ملازمتوں، اجرتوں اور ضروریات کا تحفظ کر سکتی ہے۔¹⁵

یہ کہاں کیا گیا ہے:

بینک آف جاپان (BoJ) شرح سود میں اضافہ کر کے موجودہ عالمی افراط زر میں اضافے کا جواب نہیں دے رہا ہے۔ اس کے بجائے، یہ معیشت کو COVID-19 کی بد حالی سے ابھرنے میں مدد کے لیے طاقتور مالیاتی نرمی پر صبر کے ساتھ قائم ہے۔ BoJ کے گورنر نے کہا، ”ہم ضروری طور پر یہ نہیں سوچ رہے ہیں کہ صرف قیمتیں ہی بڑھنی چاہئیں۔ ہم کارپوریٹ منافع، ملازمتوں اور اجرتوں میں اضافے کے ساتھ بڑھتی ہوئی قیمتوں کا ایک اچھا سائیکل بنانا چاہتے ہیں۔“¹⁵



¹⁴ میگا، این 2017، ’سویٹش گھروں کی قیمتوں میں سست روی استحکام کے لیے’ مثبت، ریکس بینک، فنانشل ٹائمز، 22 نومبر، 7 جون 2022۔

<<https://www.ft.com/content/4f521645-b8fe-3491-983b-9271c4c4dbf16>>

¹⁵ Kajimoto T 2022، ’BOJ’s Kuroda

طاقتور نرمی پر قائم ہے، افراط زر کو قابل المدتی کے طور پر دیکھتا ہے، رائٹرز، 30 مئی، 7 جون 2022۔

<<https://www.reuters.com/business/bojskuroda-vows-patiently-continue-powerful-monetary-easing-2022-05-30>>

قومی حکومتوں کو اپنی مالی سرگرمیوں کی مالی اعانت کے لیے ملکی ذرائع، جیسے مرکزی بینک سے قرض لینے سے روکا نہیں جانا چاہیے۔ یہ خاص طور پر اس صورت میں ہوتا ہے جب گھریلو قرضے عوامی سامان، خدمات اور بنیادی ڈھانچے میں سرمایہ کاری بڑھانے کے لیے کیے جاتے ہیں جو ترقی میں معاون ثابت ہوں گے اور بالآخر محصولات میں اضافہ ہوگا۔ ملکی قرض بیرونی قرضوں سے افضل ہے کیونکہ بیرونی قرض عام طور پر کمزوریوں سے منسلک ہوتا ہے جو قرض کے بحران اور کفایت شعاری کا باعث بن سکتے ہیں۔ لہذا، کوئی بھی اصول اور قانون سازی جو حکومت کو اپنے مرکزی بینک سے قرض لینے اور مالیات حاصل کرنے سے روکتی ہے، اور اس وجہ سے حکومتوں کو یا تو اپنے اخراجات کو پورا کرنے کے لیے بیرونی قرض لینے پر مجبور کرتی ہے یا فنانشنگ کی کمی کی وجہ سے کفایت شعاری کو نافذ کرتی ہے اس میں ترمیم کی جانی چاہیے۔¹⁶

سنٹرل بینک کے بورڈز کارپوریٹ اکانومسٹ اور بینکرز کے ساتھ لگائے گئے ہیں۔ جب مالیاتی پالیسی منافع میں اضافے کے بجائے وسیع تر مقاصد کو پورا کرنے کے لیے بنائی جاتی ہے، تو مرکزی بینک کے بورڈز کو کاروباری برادری سے باہر کے نمائندوں پر مشتمل ہونا چاہیے جن میں ٹریڈ یونینز، خواتین کے حقوق کے گروپ، مقامی لوگ، مہاجر گروپس، اور سول سوسائٹی کی تنظیمیں (CSOs) شامل ہوں۔ یہ متنوع نمائندگی مرکزی بینک کو متنوع مسائل پر بہتر طور پر غور کرنے کے قابل بنائے گی چاہے وہ مکمل روزگار، وبائی امراض، موسمیاتی تبدیلی، یا عدم مساوات ہوں، اور مانیٹری پالیسی کی تشکیل میں افراط زر کے ہدف کی طرف حد سے زیادہ تعصب کو روک سکیں گے۔

اس بات کو یقینی بنانا بھی ضروری ہے کہ مرکزی بینک پارلیمنٹ کے سامنے جوابدہ ہو۔ پارلیمنٹ کو مرکزی بینک کی فیصلہ سازی اور کارروائیوں کی جانچ پڑتال اور نگرانی کرنے کے قابل ہونا چاہیے، مرکزی بینک سے حکومتی قرضوں پر چیک فراہم کرنا۔

یہ کہاں کیا گیا ہے:

COVID-19 وبائی مرض کے دوران، کروشیا، ہنگری، پولینڈ، رومانیہ اور سربیا کے مرکزی بینکوں نے اثاثہ جات کی خریداری کے پروگرام (APPs) کو شروع کیا جس کا مقصد معیشت میں زیادہ پیسہ لگانے کے لیے حکومتوں کے جاری کردہ مقامی کرنسی بانڈز کو خریدنا تھا۔ اسی طرح کی اے پی پیز آسٹریلیا، نیوزی لینڈ اور ترکی کے مرکزی بینکوں نے بھی متعارف کروائی ہیں، جبکہ انڈونیشیا اور فلپائن نے حکومت کو مرکزی بینکوں سے قرض لینے پر پابندی عائد کرتے ہوئے قانون سازی کو معطل کر دیا ہے تاکہ وہ ریلیف اور بحالی کے اقدامات کی مالی اعانت کر سکیں۔ یورپی مرکزی بینک ایک اختراعی طریقہ کار کے ذریعے سرکاری بانڈز بھی خرید رہا ہے تاکہ اس طرح کی خریداری پر پابندی کے قانون کو روکا جا سکے۔

یہ کہاں کیا گیا ہے:

باب ہاک (1973-1978) اور بل کیٹی (1992-1987) ریزرو بینک آف آسٹریلیا کے بورڈ پر جب وہ آسٹریلین کونسل آف ٹریڈ یونینز (ACTU) کے صدر اور سیکرٹری تھے؛ مارلن وارنگ، ایک نسائی ماہر معاشیات 2005 سے 2009 تک نیوزی لینڈ کے ریزرو بینک کے بورڈ کی رکن تھیں۔ ڈیو پریٹس، ISP کے صدر 2012-2015 میں بینک آف انگلینڈ کے نان ایگزیکٹو ڈائریکٹر تھے۔ فرانسس اوگریڈی، ٹریڈ یونین کانگریس (TUC) کے جنرل سیکرٹری اکتوبر 2020 میں بینک آف انگلینڈ کے نان ایگزیکٹو ڈائریکٹر بن گئے۔ شی کوڈی، فارسا کے سابق جنرل سیکرٹری، آئرلینڈ کی دوسری سب سے بڑی ٹریڈ یونین 1 دسمبر 2020 سے آئرلینڈ کے مرکزی بینک کے کمیشن میں شامل ہیں۔

¹⁶ پبلک سروس انٹرنیشنل 2020، ورکرز اور ڈیپٹی بریفس، 7 جون 2022.

<https://publicservices.international/resources/news/debt-briefs---executive-board?lang=en&id=10390&showLogin=true>

کئی ممالک میں مرکزی بینکوں کی جمہوری نگرانی کی گئی ہے:

- بینک آف انگلینڈ متعدد رسمی اور غیر رسمی میکانزم کے ذریعے جمہوری نگرانی کے تابع ہے، بشمول پارلیمانی جانچ پڑتال، جہاں مرکزی بینک کے گورنر اور بینک کے دیگر حکام کو ٹریژری کمیٹی کے سامنے گواہی دینے کے لیے بلایا جاتا ہے۔
- یورپی مرکزی بینک (ECB) یورپی یونین کے کام کرنے کے معاہدے کے آرٹیکل 284 (3) اور یورپی نظام آف سنٹرل بینکس (ESCB) کے قانون کے آرٹیکل 15 کے مطابق یورپی پارلیمنٹ کے سامنے جوابدہ ہے۔ ECB یورپی یونین کی کورٹ آف جسٹس (CJEU) کے عدالتی نظرثانی کے تابع بھی ہے، جہاں عدالت ECB کے اعمال اور فیصلوں کی قانونی حیثیت کا فیصلہ کر سکتی ہے۔

فرہنگ کے لئے یا مزید پڑھنے کے لیے اس لنک پر جائیں۔

<https://popshort.link/glossary>



Public Services International - Asia Pacific

The global union federation of workers in public services

45 avenue Voltaire, BP 9
01211 Ferney-Voltaire Cedex
France

Tel: +33 4 50 40 64 64
E-mail: psi@world-psi.org
www. PUBLICSERVICES. INTERNATIONAL

Public Services International is a Global Union Federation of more than 700 trade unions representing 30 million workers in 154 countries. We bring their voices to the UN, ILO, WHO and other regional and global organisations. We defend trade union and workers' rights and fight for universal access to quality public services.